معبودِ برحق

(مولوی ابو العطا امجد دھلی)

دُنیا جس کے ارادے سے پیدا ہوئی ہے اُس کا ذکر فطرت میں منقوش ہے ہر شئی اپنے موجد اور خالق و مالک کی حمد و ثنا کرتی ہے۔ قرآن کریم نے اس راز کو ان خوبصورت الفاظ میں پیش کیا ہے۔ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۵ جس کا مطلب یہ ہے کہ ساتوں آسمان اور زمین جو کچھ اُن میں ہے اُسی کی توصیف و ثنا کرتے ہیں اور کوئی بھی شئی ایسی نہیں جو اپنی صورت و سیرت اور زبانِ حال و قال سے اُس واحد لاشریک اللہ کی تسبیح و تقدیس اور حمد و ثناء نہ کرتی ہو اگرچہ اُن کی اس حمد و ثناء کو ہم میں سے کوئی سمجھ نہیں سکتا۔

یہ ہے وہ امر جو فطرت میں منقوش ہے اور قرآن کریم کی خوبی کا یہ ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔

قرآنِ کریم نے معبودِ برحق خالقِ کل کا جو نام پیش کیا ہے وہ بجائے خود اپنے اندر اس امر کا مفہوم رکھتا ہے جو معبودِ برحق کیلئے ضروری ہے۔ علامہ رازی نے اپنی بے نظیر تفسیر کبیر کی جلد اول میں اس راز کو بس خوبی سے بیان فرمایا ہے اُس کو کسیقدر یہاں پر بیان کر دینا فائدہ سے خالی نہیں۔

تمام عرب اس بات پر متفق ہیں کہ اسلام نے جو نام اللہ تعالیٰ کا پیش کیا ہے وہ کبھی اور کسی حالت میں اصنام کے لئے تجویز نہیں کیا گیا یعنے اسم "اللہ"۔ ۳۶۰ بتوں کی پرستش کے جنون کے باوجود عرب میں یہ نام بھی ذاتِ واحد کے لئے مخصوص تھا۔ اگرچہ بتوں کی محبت اور شوقِ پرستش نے اُس کی جانب سے بے پرواہی کی و باے عام کو پھیلا دیا تھا۔

علامہ موصوف لکھتے ہیں کہ "اللہ" اصل "الاٰلہ" تھا۔ الف۔ لام۔ تعریف خاص کا ہے

"الٰہ" معبودِ مطلق کو کہتے ہیں۔ اَلْاِلٰہ کے معنے اس لحاظ سے مختلف بیانات اور ترکیبوں سے یہ لکھتے ہیں کہ خاص معبود۔ ایسا معبود جو تمام صفات کاملہ کا جامع اور تمام خوبیوں سے موصوف مشابہت ممکنات اور مناسبت و ترکیب و تعدد سے بالاتر۔ ممتاز ذاتِ واحد جس کے تصور حقیقت اور کنہ کے دریافت کرنے سے عقولِ انسانی حیران و ششدر جس کی طرف تضرع کے ہاتھ کل مخلوق کے آڑے وقت اور مصیبت کی گھڑیوں میں خود بخود اٹھ جاتے ہیں۔ سارے جہان اور اہلِ جہان کا ماٰمن وملجا اور ماوی۔ اصلی اور حقیقی تسکین وطمانیت کا موجب وغیرہ یہ تمام اوصاف جو حقائقِ برحق کیلئے مناسب موزوں ہیں۔ ان سب کے سب کا اسم "اللّٰہ" جامع ہے اور اسی لئے قرآن کریم نے اس اسم گرامی سے ابتدا کی ہے جیسے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (سورۃ فاتحہ) تمام قسم کی حمد و ثنا کے لائق اللّٰہ ہے جو رب العالمین ہے

"اللّٰہ" کے اسم میں یہ خوبی بھی ہے کہ اسکے چاروں حروف ا۔ ل۔ ل۔ ہ میں سے اگر ایک ایک گراتے جاؤ تا ہم وہ اسم ذاتِ خاص ہی دلالت کرتا ہے۔ جیسے "اللّٰہ" کے لئے قرآن نے یوں بیان کیا یا اس کا تعارف ہمیں یوں کرایا ہے۔ "اَللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ" سورۃ رعد رکوع اول (اللہ وہ ہے جس نے بلند کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے جیسے کہ تم ان کو دیکھتے ہو اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے مسخر کیا یا تمہاری خدمت میں لگا دیا)
اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّۃً سورۃ روم رکوع ۶
(اللہ وہ ہے جس نے پیدا کیا تم کو ضعف سے (ضعیف شئی منی یا نطفہ ہے) اور بنایا کمزوری کے بعد طاقتور۔

اب اگر اللّٰہ میں سے الف گرا دیجئے تب بھی اللہ تعالیٰ کی ملکیت عامہ پر لِلّٰہ کا لفظ دلالت کرتا ہے۔ قرآن کریم نے اس کو یوں پیش کیا ہے۔ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط (اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور اللہ کے تابع

فرمان ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں) اس کے بعد اگر ایک لام کو بھی نکال دیا جائے تو "لَهُ"
رہ جاتا ہی جو اس کی ذات اور ملکیت کے قائم رکھنے کا ذریعہ رہتا ہے۔ قرآن نے اس کا راز یوں ظاہر کیا
ہے۔ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ط سورہ تغابن رکوع اول لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ
سورۃ قصص رکوع ۷۔ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ سورہ شوریٰ رکوع اول (اُسی کا ملک
ہے اور اُسی کے لئے حمد و ثنا واجب ہے وہی اول و آخر میں حمد و ثنا کے لائق ہے۔ اُسیکا ہے جو کچھ آسمانوں
اور زمینوں میں ہے)

اگر "لَهُ" کے لام کو بھی نکالدیا جائے تو صرف "هُ" سے بھی وہی مطلب ادا ہوتا ہے جیسے کہ قرآن نے
اسکو یوں ظاہر کیا ہی۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ط سورہ حدید رکوع اول
(وہ اللہ ہے جسنے آسمانوں اور زمین کو چھ ایام میں پیدا کیا) هُوَ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ط سورۃ
قصص رکوع ۷۔ (وہ اللہ ہی جسکے سوا کوئی معبود، محبوب، مطلوب اور مقصود نہیں ہے)

یہ سب وہ اُمور ہیں جنسے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کریم ذات واحد خالق کل مالک الملک کو حقیقی اصلی یا
طور پر ظاہر کرتا ہے جو اپنا نظیر نہیں رکھتا۔ اسلئے خدا تعالی کی واقفیت حاصل کرنے کیلئے قرآن کریم کی تلاوت کی کسقدر ضرورت ہے
ای پڑھنے والے! ای سننے والے! دنیا کی زندگی کے سانس چند روزہ ہیں اسلئے انکو غنیمت جانکر
اُسکی واقفیت اور اسکا علم سب سے پہلے ضروری جو اس کائنات کا موجد اور خالق حقیقی ہے دیکھو اسکا فرمان
کیسے عمدہ اور پیارے الفاظ میں تعارف کراتا ہی۔ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ
سورۃ اعراف۔ (تم کو پیدا کرکے بتدریج تمہاری پرورش کرنیوالا تو وہ اللہ ہے جسنے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا)
قرآن نے یہ خالق حقیقی کا پتہ دیا اور قرآن نے ہی انسان کی پیدائش کا مقصد بیان کیا اگر اپنی زندگی کے
مقصد سے آگاہی حاصل کرنا ہی تو معبود مطلق کے بتائے ہوئے راستہ اور اسکی نازل کئے ہوئے قرآن سے محبت کرو اسکو پڑھو
اسکا مطلب سمجھو اور اسکی ہدایت پر عمل کرو جو در اصل کامیابی کی راہ اور فلاح کا ذریعہ ہے۔